۷۸۶

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

سنہ ۱۳۳۶ھ

التحفۃ الابراہیمیہ
فی
اعفاء اللحیہ

(جس میں عالم المعی فاضل لوذعی حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی مشتاق احمد صاحب چشتی صابری انبھٹوی نے ڈاڑھی منڈوانے کی قباحت اور ڈاڑھی بڑھانے کی فضیلت دلائل شرعیہ سے ثابت کی ہے)

معہ حواشی

مولانا مولوی حاجی نور بخش صاحب توکلی ایم۔اے

نوجوانوں کی ہدایت کے لئے

انجمن نعمانیہ ہند لاہور نے

خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا

التحفۃ الابراہیمیہ

فی

اعفاء اللحیۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی امابعد آج کل ہمارے مسلمانوں علی الخصوص نوعمر تعلیم یافتوں میں داڑھی کا منڈوانا رائج ہو گیا ہے جس کا سخت افسوس ہے کیونکہ اس کے ناجائز اور حرام ہونے میں ذرا شبہ نہیں ہرچند علماء عصر اور فضلاء باخبر اس باب میں مفصل اور مدلل تحریرات وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہے ہیں اور اس ناجائز کام سے اپنے بھائیوں کو روکتے رہے ہیں اللہ تعالےٰ انکی اس سعی کو مشکور فرمائے اور ہمارے بھائیوں کو سیدھے راستہ پر لائے مگر بجز چند سعید ازلیوں کے جن میں مادہ ہدایت پانے اور خدا تعالےٰ سے ڈرنے کا رکھا ہوا ہے بہت کم نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ لہذا اس باب میں حسب ارشادہٗ بعض الاکابر اس عاجز

ما شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ (متوفی ۱۰۵۲ھ) اشعۃ اللمعات (جلد اول صفحہ ۲۲۸) میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ و حلق کردن لحیہ حرام و روش افرنج و ہنود و جوالقیان است کہ ایشاں را قلندریہ گویند و گزاشتن آن بقدر قبضہ واجب است و آنکہ آنرا سنت گویند بمعنی طریقہ مسلوک در دین است یا بجہت آنکہ ثبوت آں بسنت است چنانکہ نماز عید را سنت گفتہ اند ۱۲ +

نے بھی یہہ مختصر تحریر قلم بند کی ہے تاکہ جن برادرانِ اسلام کو اس عاجز سے کچھ تعلق ہے یا حُسن ظن ہے وہ اسی پڑھکر فائدہ اُٹھائیں اور اِس ناجائز عمل سے توبہ کریں۔ **فاقول** داڑھی کے منڈوانے میں ایک قباحت تو یہہ ہے کہ مردوں کی مشابہت عورتوں سے پیدا[۱] ہو جاتی ہے اور مردوں کو عورتوں سے مشابہت پیدا کرنا ناجائز ہے۔

چنانچہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۴ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رواہ البخاری یعنی خدا کی لعنت ہے اُن مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کریں اور لعنت ہے اُن عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں۔

---

۱ ناجائز ہونے کی علت یہہ ہے کہ یہہ مشابہت تغیر خلق اللہ کے قبیل سے ہے جو حرام ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں حکایۃً عن الشیطان وارد ہے۔ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ۔ (نساء - ع ۱۸)۔ ترجمہ اور البتہ میں اُن کو سکھاؤں گا۔ پس وہ جانوروں کے کان چیریں گے۔ اور البتہ میں اُن کو سکھاؤں گا۔ پس وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدل دیں گے انتہے۔ مفسرین رحمہم اللہ تعالےٰ نے اس آیت کی تفسیر میں تصریح فرمادی ہے کہ تخنّث (مردوں کی مشابہت عورتوں سے) اور سحق (عورتوں کی مشابہت مردوں سے) ہر دو تغیر خلق اللہ میں مندرج ہیں۔ دیکھو عبارات ذیل۔

(۱) وقال ابن زید هو التخنّث واقول یجب ادخال السحاقات فی هٰذه الآیة علی هٰذا القول لان التخنّث عبارة عن ذکر یشبه الانثیٰ والسحق عبارة عن انثیٰ - (بقیہ حاشیہ بصفحہ ۳)

اب رہا یہ امر کہ داڑھی خاص علامت مردوں کی ہے اس کی بابت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبھا یتمیز الرجال من النساء یعنی داڑھی مردوں کی پوری خلقت میں داخل ہے اور اسی سے مردوں کو عورتوں سے

(بقیہ حاشیہ) تشبہ الذکر (تفسیر کبیر للفخر الرازی المتوفی ۶۰۶ھ)

(ب) ولآمرنھم بتغییر مقتضی العقل الذی فطر اللہ علیہ الخلق وتغییر ظاھر الخلقۃ بالوشم والوصل والخصی وتشبیہ الرجال بالنساء والنساء بالرجال فلیغیرن خلق اللہ باحد ھذہ الوجوہ التی فیھا موالاتی (تبصیر الرحمن وتیسیر المنان للعلامۃ علی المھائمی المتوفی ۸۳۵ھ)

(ج) ولآمرنھم بالتغییر فلیغیرن خلق اللہ عن نھجہ صورۃ وصفۃ ویندرج فیھا امور .... ومنھا السحق وھو لکونہ عبارۃ عن تشبہ الانثی بالذکور من قبیل تغییر خلق اللہ عن وجہہ صفۃ وفی الحدیث المرفوع السحاق النساء زنی بینھن وکذا التخنث لما فیہ من تشبہ الذکر بالانثی وھو اظھار اللین فی الاعضاء والتکسر فی اللسان الخ (روح البیان للعارف باللہ اسماعیل حقی المتوفی ۱۱۳۷ھ) حدیث شریف سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی مشابہت کی حرمت کی علت تغییر خلق اللہ ہے۔ چنانچہ مشکوۃ شریف (کتاب اللباس باب الترجل) میں ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ الحدیث۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ لعنت کرے اللہ خوبصورتی کے لئے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور اپنے چہرے پر سے بال نچوانے والیوں اور دانتوں میں تکلف فرق وکشادگی پیدا کرنے والیوں کو جو خلق الہ کے بدلنے والی ہیں الحدیث۔ اس حدیث کی شرح میں شیخ عبد الحق دہلوی یوں تحریر فرماتے ہیں۔ توصیف کرد ایں نساء را (بقیہ حاشیہ بصفحہ ۵)

امتیاز ہے۔ پس ڈاڑھی منڈوانے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہوگی جس پر لعنت کا اطلاق آیا ہے۔ لہٰذا مورد لعن بننے سے بچیں اور اس ناجائز عمل کو چھوڑیں۔ دوسرے قباحت یہ ہے کہ داڑھی منڈوانے سے مشرکین عرب اور مجوس فرق کفار کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے اور مشابہت

بقیہ حاشیہ) بصفتے کہ دلالت دارد بر علت حکم و موجب لعن گردد و فرمود المغیرات خلق اللہ زنانے کہ تغییر دہندہ اند پیدائش خدا تعالےٰ را۔ و علت در حرمت مُثلہ و حلق لحیہ و امثال آں نیز ہمین است۔ و ازیں جا لازم نیاید کہ ہر تغییر حرام باشد چہ ایں علت مستقل نیست۔ علت حرمت نہی شارع است۔ و حکمت در نہی اینست۔ پس حاصل آں باشد کہ شارع بعضے تغیرات را مباح گردانید و بعضے را حرام (اشعۃ اللمعات۔ جلد ثالث ص۶۱۲)

لمسے علامہ ابن قیم (متوفی ۷۵۱ھ) کتاب اقسام القرآن (مطبوعہ مکہ مشرفہ۔ ص۲۱۱) میں لکھتے ہیں۔ واما شعر اللحیۃ ففیہ منافع منہا الزینۃ والوقار والھیبۃ ولھذا لایری علی الصبیان والنساء من الھیبۃ والوقار مایری علی ذوی اللحی ومنہا التمییز بین الرجال والنساء فان قیل لوکان شعر اللحیۃ زینۃ لکان النساء اولیٰ بہ من الرجال لحاجتھن الی الزینۃ وکان التمییز یحصل بخلو الرجال منہ ولکان اہل الجنۃ اولیٰ بہ وقد ثبت انھم جرد مرد قیل الجواب ان النساء لما کن محل الاستمتاع والتقبیل کان الاحسن والاولیٰ خلوھن عن اللحی فان محل الاستمتاع اذا خلا عن الشعر کان اتم ولھذا المعنی واللہ اعلم کان اہل الجنۃ مردا لیکمل استمتاع نسائھم بھم کما یکمل استمتاعھم بھن وایضا فانہ اکشف لمحاسن الوجوہ فان الشعر یستر ما تحتہ من البشرۃ ان یمس بشرۃ المرأۃ واللہ اعلم بحکمتہ فی خلقہ انتہی۔ ترجمہ۔ لیکن ڈاڑھی کے بال۔ سو ان میں بہت سے فائدے ہیں۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ یہ بال زینت اور وقار اور ہیبت ہیں۔ اسی واسطے بچوں اور عورتوں پر وہ (بقیہ حاشیہ بصفحہ ۵)

بالکفار ممنوع ہے ثبوت اس امر کا کہ داڑھی منڈوانا مشرکین عرب اور مجوس کی عادت تھی احادیث میں موجود ہے۔ مشکوۃ صفحہ ۳۸۲ عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خَالِفُوا المشرکین اَوْفِرُوا اللحی واحفوا الشوارب متفق علیہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے حکم دیا ہے کہ مشرکین کے خلاف کیا کرو۔ داڑھی بڑھایا کرو اور موچھیں گھٹایا کرو۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جُزُّوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس یعنی فرمایا حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کاٹو موچھوں کو اور چھوڑو داڑھیوں کو مجوس کے خلاف کیا کرو چنانچہ

(بقیہ حاشیہ) ہیبت اور وقار دکھائی نہیں دیتا جو داڑھی والوں پر نظر آتا ہے اور ایک فائدہ یہہ ہے کہ ان بالوں سے مردوں اور عورتوں میں تمیز ہو جاتی ہے۔ پس اگر یوں کہا جائے کہ اگر داڑھی کے بال زینت ہوتے۔ تو مردوں کی نسبت عورتوں کے لئے ان کا ہونا زیادہ مناسب تھا کیونکہ عورتوں کو زینت کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اس صورت میں مرد داڑھی نہ ہونے کے سبب عورتوں سے پہچانے جاتے۔ اور اہل جنت کے لئے داڑھی کا ہونا اولے ہوتا حالانکہ یہہ ثابت ہے کہ بہشتی لوگ بے بال اور بے ریش ہوں گے۔ اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ چونکہ عورتیں استمتاع وتقبیل کا محل ہیں۔ اس لئے اُن کا داڑھی سے خالی رہنا احسن واولے ہے۔ کیونکہ محل استمتاع جب بالوں سے خالی ہو۔ تو استمتاع اتم ہوگا۔ اور اسی مطلب کے لئے واللہ اعلم اہل جنت بے ریش ہونگے۔ تاکہ ان کی عورتوں کا استمتاع اُن سے ایسا کامل ہو جیسا کہ مردوں کا استمتاع عورتوں سے ہوتا ہے اور نیز اس لئے کہ یہہ امر چہروں کی خوبیوں کو زیادہ ظاہر کرنے والا ہے کیونکہ بال اپنے نیچے کے بشرہ کو چھپا لیتے ہیں اور عورت کے بشرہ سے مس کیا جانے کو روکتے ہیں۔ واللہ اعلم بحکمتہ فی خلقہ ۱۲ ۔

حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادۃ صفحہ ۴۹۳ میں نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر ہوئے جزّوا الشّوارب وارخوا اللّحی خالفوا المجوس ببرید بروتہارا و فروہلید ریشہارا مخالفت کنید دریں آتش پرستاں را کہ بروتہا بگذارند وریشہا ببرند و بتراشند الخ

دونوں حدیثوں سے معلوم ہوگیا کہ داڑھی منڈوانے اور موچھوں کے بڑھانے میں مشرکین اور مجوس کے ساتھ مشابہت بہت پیدا ہوتی ہے اِس

بمسئلہ علامہ جلال الدین سیوطی رح (متوفی ۹۱۱ھ) بلوغ المآرب فی قص الشّوارب (رسائل اثنا عشر للسیوطی - مطبوعہ لاہور - ص۳۳۳) میں یوں تحریر فرماتے ہیں - اخرج البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال خالفوا المشرکین او فروا اللّحی و احفوا الشّوارب قال فی النّہایۃ احفاد الشّوارب ان یبالغ فی قصہا قال الشّیخ ولی الدّین العراقی فی شرح سنن ابی داؤد الحکمۃ فی قص الشّوارب امر دینی وھو مخالفۃ شعار المجوس فی اعفائہ کما ثبت التّعلیل بہ فی الصّحیح وامر دنیوی وھو تحسین الھیئۃ والتّنظیف ممّا یتعلق بہ من الدّھن والاشیاء التی تلتصق بالمحل کالعسل والاشربۃ ونحوھا وقد یرجع تحسین الھیئۃ الی الدّین ایضاً لانّہ یودی الی قبول قول صاحبہ وامتثال امرہ من ارباب الامر کالسلطان والمفتی والخطیب ونحوھم ولعل فی قولہ تعالیٰ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اشارۃ الیھا فانّہ یناسب الامر بما یزید فی ھٰذا کانّہ قال قد احسن صورکم فلا تشوّھوھا بما یقبحھا وکذا قولہ تعالیٰ حکایۃ عن ابلیس وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ فان ابقاء ما یشوہ الخلقۃ تغییر لھا لکونہ تغییر الحسنھا ذکر ذٰلک کلّہ الشّیخ تقی الدّین بن دقیق العید (بقیہ بصفحہ ۷)

مشابہت سے بچنا اور ان کے خلاف کرنا اللہ رسول کا فرمان بردار بننا ہے جس کی ہر ایک مومن اور مسلمان کو ضرورت ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ مرد کا وقار اور اُس کی بڑائی اور عزت داڑھی رکھنے کے ساتھ جس قدر ہے وہ داڑھی منڈوانے میں نہیں ہے۔ حضرت حجۃ الاسلام

(بقیہ حاشیہ) فی شرح الالمام بمعناہ انتہی بقدر الحاجۃ

ترجمہ بخاری ومسلم نے بروایت ابن عمرؓ نقل کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکین کے خلاف کرو۔ داڑھی بڑھایا کرو اور موچھوں کو احفاء کرو۔ نہایہ میں ہے کہ موچھوں کے احفاء سے مراد یہ ہے کہ ان کے کاٹنے میں مبالغہ کیا جائے۔ شیخ ولی الدین عراقی (متوفی ۸۲۶ھ) نے سنن ابی داؤد کی شرح میں لکھا ہے کہ موچھوں کے کاٹنے میں حکمت ایک تو امر دینی ہے اور وہ شعار مجوس کی مخالفت ہے جو موچھوں کو بڑھاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث صحیح سے یہ تعلیل ثابت ہے۔ اور ایک امر دنیوی ہے اور وہ ہیئت کا سنوارنا اور اُن کو روغن اور دیگر اشیاء سے جو اپنے محل سے چمٹ جاتی ہیں (مثلاً شہد وشربت وغیرہ) پاک رکھنا ہے۔ اور تحسین ہیئت کبھی امر دین کی طرف رجوع کرتی ہے کیونکہ اچھی ہیئت والے کا قول ارباب امر مثلاً سلطان و مفتی وخطیب وغیرہ کے نزدیک مقبول ہوتا ہے اور اس کا کہا مانا جاتا ہے۔ اور شاید اللہ تعالے کے قول وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (اور صورت کھینچی تمہاری۔ پھر اچھی بنائی) میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ یہ قول ایک زائد بات کے ساتھ حکم دینے کے مناسب ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قد احسن صورکم فلا تشوھا بما یقبحھا (البتہ اس نے اچھی بنائیں تمہاری صورتیں۔ پس تم اُن کو بدشکل نہ بناؤ۔ ایسی چیز کے ساتھ جو اُن کو بدنما بنا دے)۔ اور اسی طرح اس قولِ الٰہی (وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ) میں بھی جو ابلیس سے حکایت ہے شاید اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اُس شے کا (بقیہ حاشیہ بصفحہ ۸)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں فی اللحیۃ خصال نافعۃ
منہا تعظیم الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ورفعۃ
فی المجالس والاقبال علیہ وتقدیمۃ فی الجماعۃ۔ یعنی داڑھی رکھنے میں
کئی مفید خصلتیں ہیں۔ داڑھی والے کی تعظیم کیجاتی ہے وقار کی نظر سے

(بقیہ حاشیہ) کا باقی رکھنا جو خلقت کو بدشکل بنادے خلقت کا بدل دینا ہے
اس لئے کہ یہ حسن خلقت کا تغیر ہے۔ اس تمام مضمون کو شیخ تقی الدین بن دقیق العید
(متوفی ۷۰۲ھ) نے اپنی کتاب الامام فی احادیث الاحکام کی شرح میں اپنے الفاظ میں
ذکر کیا ہے انتہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (مولود ۱۱۱۰ھ) حجۃ اللہ البالغہ (مطبوعہ مصر جزء
اول۔ ص۱۸۱) میں تحریر فرماتے ہیں۔ واللحیۃ ھی الفارقۃ بین الصغیر والکبیر
وھی جمال الفحول وتمام ھیئتھم فلا بد من اعفائھا وقصھا سنۃ
المجوس وفیہ تغییر خلق اللہ ولحوق اھل السودد والکبریاء بالرعاع
ومن طالت شواربہ تعلق الطعام والشراب بھا واجتمع فیھا
الاوساخ وھو من سنۃ المجوس وھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
خالفوا المشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحی۔ ترجمہ۔ اور داڑھی چھوٹے
اور بڑے میں تمیز کرنے والی ہے۔ اور یہ مردوں کا جمال ہے اور ان کی ہیئت کے کامل
بنانے والی ہے۔ پس اس کا بڑھانا ضروری ہے اور اس کا کاٹنا آتش پرستوں کا طریقہ ہے
اور کٹوانے میں اللہ کی پیدائش کا بدل دینا ہے۔ اور سرداری و بزرگی والوں کا کمینوں
سے مل جانا ہے۔ جس کی موچھیں لمبی ہوتی ہیں کھانے پینے کی چیزیں ان سے چمٹ جاتی ہیں۔
اور ان میں میل کچیل جمع ہو جاتی ہے۔ موچھوں کا بڑھانا آتش پرستوں کا طریقہ ہے اسی
واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مشرکین کے خلاف کرو۔ موچھیں کٹواؤ
اور داڑھیاں بڑھاؤ ۱۲ +

اُس کو دیکھا جاتا ہے مجلس میں عزت سے بٹھاتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اُس کو اوروں سے مقدم جانتے ہیں۔

بس داڑھی منڈوا کر ان فائدوں سے محروم ہونا اور گُنہ سر پر لینا عقل کے خلاف ہے چوتھی بات یہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض کفار سے علاوہ ان کے کفر کے خاص اس سبب سے بھی نفرت ظاہر فرمائی کہ انکی داڑھی منڈی ہوئی اور موچھیں لمبی تھیں طبقات ابن سعد سے رسالہ احکام اللحی میں نقل کیا ہے کہ جب کسرے کے حکم سے باذان حاکم یمن نے دو کافروں کو مدینہ طیبہ حضور سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں بھیجا اُنکی داڑھیاں کٹی ہوئی تھیں اور موچھیں بڑھی ہوئی تھیں حضور سراپا نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی یہ صورت دیکھکر ناخوش ہوئے اور فرمایا وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَ كُمَا بِهٰذَا قَالَا رَبُّنَا يَعْنِيَانِ كِسْرٰى فقال رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لكن رَبِّي اَمَرَنِي بِاِعْفَاءِ لِحْيَتِي وَ قَصِّ شَوَارِبِي۔ ترجمہ خرابی ہو تمہارے لئے کسنے تمکو یہ حکم دیا ہے کہا اُنہوں نے ہمارے رب کسرے نے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور موچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔

برادرانِ اسلام غور سے اس حدیث اور قصّہ[1] کو پڑھکر حضور سرورِ عالم

---

[1] یہ قصہ بالتفصیل انشاء اللہ تعالٰی اس رسالہ کے اخیر میں منضم کیا جائے گا۔ یہاں اسی کے مناسب ایک حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا آل محمد نعفی لحانا و نحفی شوار بنا و ان آل کسرے یحلقون لحاھم ویعفون شوار بھم ھدینا مخالف لھدیھم (بلوغ المآرب فی قص الشوارب للسیوطی) ترجمہ۔ دیلمی (متوفی ۵۰۹ھ) نے مسند الفردوس میں (بقیہ حاشیہ بصفحہ ۱۰)

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی سے بچنے کے واسطے اس فعل ناجائز کو قطعاً چھوڑ دیں۔

پانچویں بات یہہ ہے کہ داڑھی منڈوانا منجملہ عاداتِ خبیثہ قوم لوط علیہ السلام کے ہے کہ جن کے سبب وہ دُنیا ہی میں نزول عذاب کے مستحق ہوئے اور اُن پر پتھروں کا مینہہ برسایا گیا یہانتک کہ دُنیا میں نام ونشان اُنکا باقی نہیں رہا۔

حضرت مولانا تراب علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ درک المآرب فی آداب اللحی والشوارب میں بحوالہ بیہقی تحریر فرماتے ہیں جمیع افعالِ خبیثہ قوم حضرت لوط علے نبینا وعلیہ السلام ہیژدہ فعل بودند مانند لواطت وضراط ولعب بطیور واز جملہ آنہا حلق لحیہ ہم بود پس ایں فعل قبیح از ایجاد قوم حضرت لوط است علیہ السلام مسلماناں را باید کہ مرتکب آں نہ شوند ستردنِ ریش از عاداتِ کفار ومشرکین است و در ریش داشتن زینتِ چہرۂ مردان وآرائش ایشاں محقق است و در حلق آں زشتیٔ صورت وکراہت منظر انتہے۔

(بقیہ حاشیہ) بروایتِ ابن عمرؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم آلِ محمد اپنی ڈاڑھیاں بڑھاتے ہیں اور اپنی موچھیں کٹواتے ہیں۔ اور آل کسرے اپنی داڑھیاں منڈواتے ہیں اور موچھیں بڑھاتے ہیں۔ ہمارا طریقہ اُن کے طریقہ کے خلاف ہے + انتہے۔

۱ امام علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل فرغانی مرغینانی (متوفی ۵۹۳ھ) نے حلق لحیہ کو مثلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام موصوف اپنی کتاب ہدایہ (کتاب الحج۔ باب الاحرام) میں یوں فرماتے ہیں۔ ولاتحلق ولکن تقصر لما روی ان النبی علیہ السلام نہی النساء عن الحلق وامرھن بالتقصیر ولان حلق الشعر فی حقھا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجال۔ ترجمہ اور عورت حلق نہ کرے بلکہ تقصیر کرے اس لئے کہ نبی علیہ السلام نے عورتوں کو حلق سے منع فرمایا اور تقصیر کا حکم دیا اور اس لئے کہ بالوں کا مونڈنا عورت کے حق میں مثلہ ہے۔ جیساکہ ڈاڑھی مونڈنا مردوں کے حق میں مُثلہ ہے۔ انتہے۔ +

[illegible] ۱۴۹

چھٹے یہہ کہ منقول ہوا ہے۔ بعض فرشتے اپنی تسبیح میں یہہ مضمون ادا کرتے ہیں کہ پاک ہے وہ ذات جسنے مردوں کو زینت دی[۱] ساتھ داڑھیوں کے اور زینت دی عورتوں کو ساتھ چوٹیوں اور مینڈھیوں کے اس کے متعلق عبارت رسالہ احکام الحجی کی جس میں یہہ مضمون موجود ہے۔ نقل کیجاتی ہے ومروی است کہ بعض ملائکہ بایں الفاظ تسبیح مے گویند سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى وَالنِّسَاۤءَ بِالْقُرُوْنِ وَالذَّوَائِبِ۔ یہہ حدیث تفسیر روح البیان میں بھی موجود ہے۔ پس اس زینتِ خداداد کو زینت نہ سمجھنا بلکہ چہرہ سے دور کرنا اللہ کریم کی نعمت کو پھینکدینا اور اُس کے احسان کو پس پشت ڈالدینا ہے۔ جس میں اس کی کمال ناراضی کا اندیشہ ہے۔

ساتویں انصاف کی آنکھ اور عقل کی بینائی سے دیکھا جاوے تو وضع اسلامی اور طرز معاشرت اہل اسلام دُنیا بھر کے دیگر اقوام سے بہتر ہے اُن کی ہر ایک ادا میں شرافت اور تواضع۔ خداوند کریم کی فرمانبرداری انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ مشابہت اور مناسبت رکھی ہوئی ہے۔

---

[۱] امام فخر الدین عثمان الزیلعی الحنفی (متوفی ۷۴۳ھ) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (جزء سادس۔ ص۱۳۳) میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ والدلیل علی انه جمال قوله علیه الصلوٰة والسلام ان لله ملائکة تسبیحهم سبحان من زین الرجال باللحی والنسآء بالقرون والذوائب۔

ترجمہ۔ اور اس امر کی دلیل کہ ڈاڑھی زینت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰة والسلام کا یہہ قول ہے کہ اللہ کے بعض فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہہ ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زینت دی مردوں کو ساتھ ڈاڑھیوں کے اور عورتوں کو ساتھ مینڈھیوں اور چوٹیوں کے انتہے +

انبیاء علیہم السلام اور اولیائے عظام اور خلفائے راشدین اور تمام مومنین صالحین سلف سے لیکر خلف تک داڑھی رکھتے چلے آئے ہیں یہی وضع انکی رہی ہے عہد نبوت اور خلافت سے آجتک تمام امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اس کی مشروعیت پر اور اس کے مسنون و مستحسن ہونے پر اتفاق رکھتے ہیں پس اپنی وضع اسلامی کو چھوڑنا اور بلاء معصیت میں مبتلا ہونا خسر الدنیا والاٰخرۃ کا مصداق بننا ہے۔ و نعوذ باللہ من ذٰلک

ایضاً آیہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاۤءِ کی تفسیر میں بعض مفسرین مردوں کی علامت میں داڑھی کا موجود ہونا نقل کرتے ہیں کہا تفسیر مدارک میں وَھُمْ اَصْحَابُ اللُّحٰی وَالْعَمَائِمِ یعنی مرد وہ ہیں جو داڑھے والے ہیں اور عمامے سر پر باندھتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو فضیلت عورتوں پر جن باتوں میں ہے ان میں یہ نعمت بھی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ان کے چہروں کو داڑھی سے مزین کیا تفسیر کشاف میں اس آیہ شریفہ کی تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ

سلہ مشکوٰۃ شریف (کتاب اللباس - باب الترجل) میں ہے - عن زید ابن ارقم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا رواہ احمد والترمذی والنسائی -

ترجمہ - حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جو شخص اپنی موچھ کو نہ کٹوائے - وہ ہم میں سے نہیں - اس حدیث کو امام احمدؒ اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے - انتہے فلیس منا کے تحت میں علامہ زرقانی (متوفی سنہ ۱۱۲۲ھ) نے شرح مواہب میں لکھا ہے - ای لیس علی طریقتنا الاسلامیۃ - یعنی وہ ہمارے طریقہ اسلامیہ پر نہیں ہے - ۱۲

کہ اگر مرد داڑھی کے بال منڈوائیں اور عورتیں سر کے بال منڈوائیں۔ تو اُن پر احتساب شرعی کیا جاوے

مسئلہ فتاوے مولانا عبدالحی مرحوم (جلد سوم - صلہ ۱۱۶) میں ہے - و در نصاب الاحتساب مے آرد - ذکر فی النوازل فی کتاب النکاح سئل ابو بکر عن امرأة قطعت شعرها قال علیها ان تستغفر الله وتتوب ولا تعود الی مثلہ قیل فان فعلت ذلک باذن زوجها قال لا طاعة للمخلوق فی معصیة الخالق قیل لہ لم لا یجوز ذلک لها قال لانها شبهت نفسها بالرجال وقد قال النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم لعن الله المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال ولان الشعر للمرأة بمنزلة اللحیة للرجل فکما لا یحل للرجل ان یقطع لحیته فکذلک لا یحل للمرأة ان تقطع شعرها۔

ترجمہ - امام عمر بن محمد بن عوض شامی حنفی نصاب الاحتساب میں بیان فرماتے ہیں کہ امام ابو اللیث نصر بن محمد ابراہیم سمرقندی حنفی (متوفی ۳۷۶ھ) نے اپنی کتاب نوازل فی الفروع (کتاب النکاح) میں ذکر کیا ہے کہ محمد بن احمد الاسکاف البلخی (متوفی ۳۳۳ھ) سے اُس عورت کی بابت سوال کیا گیا جو اپنے بال کاٹ دے - آپ نے جواب دیا کہ اُس عورت پر واجب ہے کہ اللہ سے معافی مانگے اور توبہ کرے اور پھر ایسا فعل نہ کرے - پوچھا گیا کہ اگر وہ اپنے خاوند کی اجازت سے ایسا کرے - فرمایا کہ خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کا کہنا نہ ماننا چاہیئے پھر پوچھا گیا کہ یہ اس عورت کے لئے جائز کیوں نہیں - آپنے فرمایا کہ ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بنایا حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لعنت کرے اللہ ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرتے ہیں - اور اُن عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کرتی ہیں" اور نیز اس لئے کہ عورت کے لئے بال ایسے ہیں جیسا کہ داڑھی مرد کے لئے - پس جس طرح مرد کے لئے جائز نہیں کہ اپنی داڑھی کٹوائے عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بال کٹوائے - ۱۲

ہاں جب داڑھی ایک قبضۂ مشت[1] سے زیادہ ہو تو زائد کے ترشوانے کا مضائقہ نہیں عبارت بلفظہ یہہ ہے قولہ تعالٰی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ وھم اصحاب اللحی والعمائم ومن الاحتساب التی یحتسب علی اربابھا حلق لحی الرجال وراس النساء تشبیھا بالرجال ولا باس باخذ الزائد من القبضۃ من اللحیۃ الخ (رسالۂ احکام اللحی صفحہ ۴۷)

اور آیہ شریفہ وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّھُنَّ (یعنی جب آزمایا ابراہیم کو رب اُس کے نے ساتھ کئی باتوں کے پس پورا کیا اُنکو) کی تفسیر میں حدیث مرویہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے معلوم ہوا کہ منجملہ اُن باتوں کے جن میں اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا اور بجا لانے کا حکم دیا ان میں موچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا بھی ہے حدیث شریف کے الفاظ یہہ ہیں عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ الخ پس معلوم ہوا کہ یہہ دونوں عمل یعنی موچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا ایسے مہتم بالشان عمل ہیں کہ نبی اولو العزم ابراہیم علیہ السلام جیسے انکے بجا لانے پر مامور ہوئے۔ اور

---

[1] کتاب الآثار للامام محمدؒ (مطبوعہ لاہور مع ترجمہ اردو صـ۳۳۳) میں ہے۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن الھیثم عن ابن عمر انہ کان یقبض علی لحیتہ ثم یقص ما تحت القبضۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفہ۔ ترجمہ۔ کہا امام محمدؒ نے کہ خبر دی ہم کو امام ابو حنیفہ نے کہ ہیثم نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیتے۔ پھر کاٹتے وہ جو مٹھی سے زیادہ ہو۔ امام محمد رحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضؓ کا + ۱۲

تحمیل کرنے پر خداوند کریم نے اپنی کلام پاک میں انکی تعریف فرمائی۔ موطا امام مالک سے تفسیر خازن (صفحہ ۸۰۔ جلد ۱) میں یہ حدیث نقل کی ہے
عن یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول کان ابراہیم خلیل الرحمٰن اول الناس ضیّف الضیف واول الناس قصّ شاربہ واول الناس رای الشیب قال رب ماھذا قال الرب تبارک وتعالیٰ وقارٌ یا ابراہیم قال زدنی وقارًا یعنی ابراہیم علیہ السلام وہ ہیں جنہوں نے سب سے اول مہمان کی مہمانی کی اور وہ ہیں کہ سب سے پہلے سوچھیں کتروائیں اور وہ ہیں جنہوں نے اپنے سفید بال دیکھے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے فرمایا اے ابراہیمؑ یہ وقار ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب میرے وقار کو بڑھا۔ تفسیر خازن میں نقل کیا ہے کہ وہ باتیں جن میں ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا گیا ہے (اور منجملہ اُن کے یہ دو باتیں موچھوں کا کترنا اور داڑھی بڑھانا بھی ہے) ابراہیم علیہ السلام پر فرض تھیں اور ہمارے لئے مسنون ہیں اور یہ دونوں عمل اعاجم کفار کی مخالفت کرنے کے واسطے ہیں کہ وہ داڑھی کترواتے تھے اور موچھوں کو بڑھاتے تھے عبارت بلفظ یہ ہے۔
قیل کانت علی ابراہیم علیہ السلام فرضًا وھی لنا سنۃ واتفقت العلماءُ علی انہا من الملۃ واما معانیہا فقد قیل امّا قصّ الشارب واعفاءُ اللحیۃ فمخالفۃ الاعاجم فانّھم کانوا یقصّون لحاھم ویوفّرون شوارِبھم او یوفرونھما معًا وذٰلک عکس الجمال والنظافۃ الخ
حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ غُنیۃ الطالبین شریف ص۱۵ میں فرماتے ہیں۔ فصل فی العشر الخصال التی فی الفطرۃ خمسٌ منہا فی الرأس وخمسٌ فی الجسدِ فالتی فی الراس المضمضۃ

والاستنشاق والسّواک وقص الشّارب واعفاء اللحیۃ والتی فی الجسد حلق العانۃ ونتفُ الابط وتقلیم الاظفار والاستنجاءُ بالماء والختان الخ (خلاصہ ترجمہ) دس خصلتیں جنکا حکم اسلام میں بجالانے کا ہے پانچ ان میں سے انسان کے سر کے متعلق ہیں اور پانچ جسم کے متعلق۔ سر کے متعلق کلی کا وضو میں کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور مسواک کرنا۔ اور موچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا چھوڑنا۔ جسم کے متعلق پانچ باتیں یہہ ہیں موئے زیر ناف دور کرنا۔ بغلوں کے بال اُکھاڑ دینا۔ ناخون لوانا پانی سے استنجا کرنا اور ختنہ کرانا۔ یہہ دس احکام حضور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جو بیان فرمائے ہیں احادیث صحیحہ میں اسی طرح موجود ہیں۔ اصل فطرتؐ اور شعار اسلامی

ؐ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح حجۃ اللہ البالغۃ (جزو اول۔ صـ۱۸۱) میں لکھتے ہیں۔ ھذہ الطّہارات منقولۃ عن ابراھیم علیہ السّلام متداولۃ فی طوائف الامم الحنیفیۃ اشربت فی قلوبہم ودخلت فی صمیم اعتقادہم علیھا محیاھم وعلیھا مماتھم عصرا بعد عصر ولذالک سمیت بالفطرۃ وھٰذہ شعائر الملۃ الحنیفیۃ ولا بد لکل ملۃ من شعائر یعرفون بہا ویؤاخذون علیھا لیکون طاعتھا وعصیانہا امرا محسوسا وانما ینبغی ان یجعل من الشّعائر ما کثر وجودہ وتکرر وقوعہ وکان ظاھرا وفیہ فوائد جمۃ تقبلہ اذھان النّاس اشد قبول۔ ترجمہ۔ یہ طہارتیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے منقول ہیں۔ اور امم حنیفیہ کے گروہوں میں متداول ہیں۔ اور اون کے دلوں میں رچ گئی ہیں اور اُن کے پکّے اعتقاد میں داخل ہوگئی ہیں۔ انہیں پر اُن کا جینا اور انہیں پر اُن کا مرنا ہے۔ اور اسی واسطے اِن کو فطرت کہتے ہیں اور یہہ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷)

اور وضع مسلمانی کے مطابق یہی ہیں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام اور علماء باوقار اور فقہاء نامدار کا عمل انکے بجالانے پر رہا ہے انکو بدلنا اور ان کے خلاف عمل کرنا اسلامی وضع کو دیدہ و دانستہ چھوڑ دینا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ خدا تعالےٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اس ایہ کی تفسیر مدارک میں اس طرح کی ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم من العافیۃ والنعمۃ حتی یغیروا ما بانفسہم من الحال الجمیلۃ بکثرۃ المعاصی یعنی اللہ کسی قوم کی عافیت اور نعمت کو نہیں بدلتا جب تک وہ زیادہ گناہ کر کے اپنا اچھا حال نہ بدلیں۔

پس برادرانِ اسلام اپنی حالتِ اسلامی اور وضع ایمانی کو بدلکر موردِ عتاب رب الارباب نہ بنیں ظاہر و باطن کو پیروی سید الانام علیہ و علےٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام سے مزین اور پاک رکھیں اور خداوند عالمین سے بھلائیوں اور اقسام اقسام نعمتوں کے امیدوار رہیں کیونکہ اُسنے وعدہ فرما لیا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ اے بندو اگر تم میری نعمتوں کے شکر گذار رہو گے اور

(بقیہ حاشیہ) ملت حنیفیہ کے شعائر یعنی نشانیاں ہیں۔ اور ہر ملت کے لئے شعائر کا ہونا ضروری ہے کہ جن کے ساتھ لوگ پہچانے جائیں۔ اور جن کے خلاف کرنے پر اُن کو گرفت کی جائے تاکہ ان شعائر کی طاعت اور انکی نافرمانی ایک امر محسوس ہو۔ اور وہ چیزیں شعائر قرار دی جائیں جو بکثرت ہوں اور جن کا وقوع بار بار اور ظاہر ہو۔ اور اُن میں بڑے فائدے ہوں کہ لوگوں کے ذہن اُنکو اور چیزوں سے زیادہ قبول کرنے والے ہوں۔ ۱۲

فرماں بردار ہوگے تو زیادہ نعمتیں دوں گا اور ناشکری کروگے تو جان لو میرا عذاب سخت ہے + وھذا آخر الکلام فی ھذا الکلام۔ والحمد للہ اولاً و اٰخراً ظاھراً و باطناً و صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

کتبہ العبد العاصی

مشتاق احمد حنفی چشتی صابری انبھٹوی

عفا اللہ عنہ مقیم ریاست کنجپورہ

۱۳- ذی قعدہ ۱۳۳۵ھ

ضمیمۂ محشی

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۹

استادنا العلام مدظلہ العالی علی رؤس المسترشدین نے صفحہ ۹ پر بحوالہ طبقات ابن سعد ایک طویل حدیث میں سے چند الفاظ حسب ضرورت رسالہ احکام الحجی سے نقل کئے ہیں۔ بوجہ طوالت

ہم اسے وہاں نقل نہیں کر سکے۔ لہذا حسب وعدہ یہاں پورا قصہ دلائل حافظ ابو نعیم (متوفی سنہ ۴۳۰ھ) سے نقل کیا جاتا ہے۔

وھی [1] ھذہ

حدثنا حبیب بن الحسن قال ثنا محمد بن یحیی بن سلیمان قال ثنا احمد بن محمد بن ایوب قال ثنا ابراهیم بن سعد عن صالح بن کیسان قال قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس اخبره ان رسول صلی الله علیه وسلم بعث بکتابه الی کسری فلما قرأه مزقه قال ابن شهاب فحسبت ان ابن المسیب قال قد دعا علیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا کل ممزق - قال محمد بن اسحاق و بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم عبد الله بن حذافة بن قیس بن عدی بن سعید بن سهم الی کسری ابن هرمز ملک فارس وکتب معه بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله النبی الامی الی کسری عظیم فارس سلام علی من اتبع الهدی وآمن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله - ادعوك بدعایة الله فانی انا رسول الله الی الناس کافة لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین. فاسلم تسلم فان ابیت فان اثم المجوس علیك فلما قرأ کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم شققه و قال یکتب الی بهذا الکتاب وهو عبدی قال محمد بن اسحاق فبلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مزق ملکه حین بلغه انه شق کتابه ثم کتب کسری الی باذان وهو

---

[1] وهی مذکورة فی الکامل لابن اثیر وتاریخ ابی الفداء والسیرة الحلبیة وغیرها من الکتب۔ ۱۲

على اليمن ابعث الى هذا الرجل الذى بالحجاز من عندك رجلين جلدين سيأتيانى به فبعث باذان قهرمانه وهو ابابوة وكان كاتبا حاسبا بكتاب ملك فارس وبعث معه برجل من الفرس خرخسرو وكتب معهما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يامره ان ينصرف معهما الى كسرى وقال لبابوة ويلك انظر ما الرجل وكلمه وائتنى بخبره فخرجا حتى قدما الطائف فوجدا رجالا من قريش فى ارض الطائف فسألاهم عنه فقالوا هو بالمدينة واستبشروا بهما وفرحوا وقال بعضهم لبعض ابشروا فقد نصب كسرى ملك الملوك وكفيتم الرجل فخرجا حتى قدما الى المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه ابابوة وقال ان شاهان شاه ملك الملوك كسرى كتب الى الملك باذان يامره ان يبعث اليك من ياتيك به وقد بعثنى اليك لتنطلق معى فان فعلت كتب فيك الى ملك الملوك بكتاب ينفعك ويكف به عنك وان ابيت فهو من قد علمت وهو مهلكك ومهلك قومك ومخرب بلادك وقد دخلا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حلقا لحاهما واعفيا شواربهما فكره النظر اليهما وقال ويلكما من امركما بهذا قالا امرنا بهذا ربنا يعنيان كسرى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن ربى قد امرنى باعفاء لحيتى وقص شاربى ثم قال لهما ارجعا حتى تاتيانى غدا واتى رسول الله صلى الله عليه وسلم الخبر ان الله عز وجل قد سلط على كسرى ابنه شيرويه فقتله فى شهر كذا وكذا فى ليلة كذا وكذا لعدة ما مضى من الليل سلط[ا] عليه ابنه شيرويه فقتله فقالا

ا: كذا فى النسخة المطبوعة بمطبعة مجلس دائرة المعارف

(بقيه بصفحه ۲۱)

هل تدری ما تقول قد نقمنا منك ما هو يسيرا يسر من هذا فنكتب بهذا عنك و نخبر الملك قال نعم اخبراه ذلك عنّی وقولا له ان دینی و سلطانی سیبلغ ما بلغ ملك کسری و ینتهی الی منتهی الخف والحافر وقولا له انك ان اسلمت اعطیتك ما تحت یدیك وملکتك علیٰ قومك من الابناء ثم اعطی خرخسروا منطقة فیها ذهب و فضه کان اهداها له بعض الملوك فخرجا من عنده حتی قدما علی باذان واخبراه الخبر فقال والله ما هذا بکلام ملك و انّی لاری هذا الرّجل نبیا کما یقول ولننظرن ما قد قال فلئن کان ما قال حقا ما فیه کلام انّه لنبي مرسل وان لم یکن فسنری فیه رأینا فلم ینشب باذان اذ قدم علیه کتاب شیرویه ـ امّا بعد فانی قد قتلت کسرے ولم اقتله الا غضبا لفارس لما کان قد استحلّ من قتل اشرافهم وتجمیر بعوثهم فاذا جاءك کتابی هذا فخذلی الطّاعة ممن قبلك وانظر الرّجل الّذی کتب الیك کسرے فیه فلا تهیجه حتی یاتیك امری فلمّا انتهی کتاب شیرویه الی باذان قال ان هٰذا الرّجل لرسول فاسلم واسلمت الابناء من فارس من کان منهم بالیمن فکانت حمیر

(بقیه حاشیه) النظامیة الکائنة بمحروسة حیدر آباد الدکن ـ ولکن سقط ههنا شیئ ـ وحق العبارة ان تکون هٰکذا فلمّا غدوا علیه اخبرهما رسول الله صلّی الله علیه وسلّم بانّ الله قد سلط علی کسرے ابنه شیرویه فقتله فی لیلة کذا من شهر کذا بعد ما مضیٰ من اللّیل کذا ـ والله اعلم بالصّواب ۱۲

تقول لخرخسرو ذوالمعجزہ للمنطقة التی اعطاہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم والمنطقة بلسان حمیر المعجزۃ فبنوہ الیوم ینسبون
الیها خرخسرو ذاالمعجزۃ وقد کان قال ابابوۃ لباذان ما
کلمت اهیب عندی منه فقال له باذان هل معه شرط قال لا
(دلائل النبوۃ للحافظ ابی نعیم الاصبهانی المتوفی فی العشرین
من المحرم سنه ثلاثین واربعمائة - الجزء الثانی - ص ۱۲۲-۱۲۳)

ترجمہ

حدیث کی ہم کو جبیب بن حسن نے - کہا حدیث کی ہم کو محمد بن یحیے
بن سلیمان نے - کہا حدیث کی ہم کو احمد بن محمد بن ایوب نے -
کہا حدیث کی ہم کو ابراہیم بن سعد نے صالح بن کیسان سے -
کہا صالح نے کہ کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھ کو عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس نے خبر دی اُس کو کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسرے (پرویز) کی طرف
بھیجا - جب کسرے نے اُس کو پڑھا تو اُسے پھاڑ دیا - ابن شہاب
نے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابن مسیب نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُن (کسرے اور اُس کے اتباع) پر بددُعا فرمائی
کہ وہ پورے طور سے پارہ پارہ کیئے جائیں (اور ہلاک ہوں) -
محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو کسرے بن ہرمز شاہ فارس کی طرف بھیجا تھا -
اور اُسے اپنا یہ خط مبارک دیا تھا -
" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - محمد رسول اللہ نبی امی کی جانب
سے کسرے رئیس فارس کی طرف - سلام ہو اُس شخص پر جس نے

راہِ راست کی پیروی کی ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا ہے اور اس امر کی شہادت دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بحق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں تجھ کو اللہ کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں۔ کیونکہ میں تمام لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ ڈراؤں اس کو جو زندہ (یعنی عاقل یا علم الٰہی میں مومن) ہے اور تاکہ کافروں پر کلمہ عذاب ثابت ہو جائے۔ پس تو اسلام لا تاکہ عذاب سے سلامت رہے۔ اگر تو نے انکار کر دیا۔ تو مجوس (آتش پرستوں) کا گناہ تجھ پر ہو گا“

جب کسرے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا۔ تو اُسے پھاڑ ڈالا اور کہا وہ میری طرف ایسا خط لکھتا ہے حالانکہ وہ میرا غلام ہے۔ محمد بن اسحاق نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو یہ خبر پہنچی کہ کسرے نے آپ کے خط کو پھاڑ ڈالا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مُلک پارہ پارہ ہو جائے۔ پھر کسرے نے باذان کو جو اُس کی طرف سے یمن کا حاکم تھا لکھا کہ حجاز میں جو شخص ظاہر ہوا ہے اُس کی طرف اپنے ہاں سے دو چست و چالاک آدمیوں کو بھیجو تاکہ وہ اُسے میری خدمت میں حاضر کر دیں۔ پس باذان نے اپنے قہرمان (خزانہ دار و حاکم) ابابوہ نام کو جو کاتب و حاسب تھا شاہ فارس کا خط دیکر بھیجا۔ اور اہل فارس میں سے ایک اور شخص خرخسرو نام کو اس کے ساتھ کر دیا۔ اور دونوں کے ہاتھ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کو تحریری حکم بھیجا کہ آپ ان دونوں کے ساتھ کسرے کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ اور بابوہ سے کہا۔ اے خرابی تیری۔ اُس شخص (حضرت محمدؐ) کو دیکھنا اور اُس سے کلام کرنا۔ اور میرے پاس اس کی خبر لانا۔

پس وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ طائف میں آئے۔ شہر طائف میں اُنھوں نے قبیلہ قریش کے چند شخص دیکھے۔ اور اُن سے اُس شخص (حضرت محمدؐ) کی بابت دریافت کیا۔ قریشیوں نے کہا کہ وہ مدینہ میں ہے اور ان دونوں سے بہت خوش ہوئے۔ اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ خوش ہو کیونکہ شہنشاہ کسرے اُس کا دشمن ہو گیا ہے اور تم اُس کی تکلیف سے بچ گئے۔ پس وہ وہاں سے چلے یہاں تک کہ مدینہ میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ ابا بوہ نے آپ سے کلام کیا اور کہا کہ شہنشاہ (ملک الملوک) کسرے نے شاہ باذان کو لکھا کہ آپ کی طرف ایسے شخص کو بھیجدے جو آپ کو کسرے کے پاس حاضر کردے۔ اس لئے باذان نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔ اگر آپ نے ایسا کیا۔ تو باذان آپ کے حق میں شہنشاہ کی طرف ایسا خط لکھ دے گا جو آپ کو مفید ہوگا اور جس کے سبب کسرے آپ کو تکلیف دینے سے باز رہیگا۔ اور اگر آپ نے انکار کر دیا۔ تو آپ اُسے (یعنی باذان کو) جانتے ہی ہیں۔ وہ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کردے گا۔ اور آپ کے شہروں کو خراب و تباہ کردے گا۔ ابا بوہ اور خرخسرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس ہیئت میں آئے تھے کہ اُن کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی اور موچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے اُن کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور فرمایا۔ اَے خرابی تم دونوں کی تم کو کس نے اس ہیئت کا حکم دیا ہے۔ وہ بولے کہ ہمارے رب یعنی کسرے نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہہ سُن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن میرے رب نے مجھے یہہ حکم دیا ہے کہ میں اپنی ڈاڑھی بڑھاؤں اور اپنی موچھیں کٹواؤں۔ پھر آپ نے اُن سے فرمایا کہ جاؤ۔ کل پھر آنا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہہ خبر آسمانی آگئی کہ اللہ عزّ وجلّ نے کسرے پر

اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا۔ اور اُس نے پرویز کو فلاں مہینے فلاں رات اتنی گھڑیاں گذرے قتل کر دیا۔ پس جب دوسرے روز وہ آپ کی خدمت اقدس میں آئے تو آپ نے اُن کو خبر دی کہ اللہ تعالےٰ نے کسرے پرویز پر اُس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا۔ اور اُس نے پرویز کو فلاں مہینے کی فلاں رات اتنی گھڑیاں گزرے قتل کر دیا۔ یہہ سُنکر اُنہوں نے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں جو فرما رہے ہیں۔ ہمیں آپ کی یہہ بات بلکہ جو اس سے بھی آسان ہو نا پسند ہے۔ ہم آپ کی اس خبر کو لکھ دیتے ہیں اور شاہ باذان کو اس کی خبر دے دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بے شک تم اُسے میری اس بات کی خبر دو[1]۔ اور اُسے کہہ دو کہ میرا دین و ملک وہاں تک پہنچے گا۔ جہاں تک کہ کسرے کی سلطنت پہنچی ہے اور جہاں تک کہ کسی انسان کا قدم اور چارپایہ کا پاؤں پہنچا ہے۔ اور اس سے کہہ دو کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تجھے وہ سب عطا کروں گا جو تیرے دونوں ہاتھوں کے تحت میں ہے اور تیری قوم پر جو یمن میں ہے تجھے حاکم بنا دوں گا۔ پھر آپ نے خرخسرو کو سونے چاندی سے جڑاؤ ایک پٹکہ عطا فرمایا جو آپ کو کسی بادشاہ نے بطور ہدیہ بھیجا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں آپ سے رخصت ہوئے۔ یہاں تک کہ باذان کے پاس پہنچے۔ اور اُسے وہ خبر سُنائی۔ باذان نے کہا۔ اللہ کی قسم۔ یہہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے میری رائے میں تو یہہ شخص نبی ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے۔ ہم ضرور اُس کے قول کو دیکھینگے۔ اگر اُس کا قول سچ نکلا۔ تو اُس میں کلام نہیں کہ وہ نبی و

[1] زرقانی علے المواہب میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ کو خبر کر دو کہ میرے رب نے اُس کے رب کو آج کی رات ساتگھڑی گذرے قتل کر دیا ہے۔ اور وہ سہ شنبہ کی رات جمادی الاولے سنہ ۷ھ کی دسویں تھی۔ ۱۲

رسول ہے۔ اور اگر اس کا قول سچ نہ نکلا۔ تو ہم اُس کے بارے میں اپنی رائے دیکھیں گے۔ پس کچھ دیر نہ لگی کہ باذان کے پاس شیرویہ کا یہہ خط پہنچا۔ اما بعد میں نے کسرے کو قتل کر دیا ہے۔ اور اس لئے قتل کیا ہے کہ وہ فارس کے شریفوں کے قتل کرنے کو اور اُن کے لشکروں کو سرحد پر ٹھیرا رکھنے اور گھر واپس آنے سے روکنے کو مباح سمجھتا تھا۔ جب تیرے پاس میرا یہہ خط پہنچے۔ تو اُن لوگوں سے جو تیرے تابع ہیں میری طاعت کا اقرار لے۔ اور جس شخص کے بارے میں کسرے نے تیری طرف لکھا تھا۔ اُسے مہلت دے۔ اور نہ چھیڑ یہاں تک کہ تیرے پاس میرا حکم آئے۔" جب شیرویہ کا خط باذان کو پہنچا۔ تو اُس نے کہا کہ یہہ شخص بے شک رسول ہے۔ اس طرح باذان مسلمان ہوگیا۔ اور اہل فارس میں سے جو یمن میں تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ قبیلہ حمیر کے لوگ خرخسرو کو اس پٹکہ (منطقہ) کے سبب جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے بطور ہدیہ عطا فرمایا تھا صاحب معجزہ کہا کرتے تھے۔ کیونکہ زبان حمیر میں منطقہ کے معنے معجزہ ہیں۔ اور خرخسرو صاحب معجزہ کی اولاد آج تک اُس کو اس منطقہ کی طرف منسوب کرتی ہے۔ اور ابابوہ نے (دریافت کرنے پر) باذان سے کہا کہ میں نے کسی ایسے شخص سے کلام نہیں کی جو میرے نزدیک اُس (حضرت محمدؐ) سے زیادہ ہیبت والا ہو۔ پس باذان نے اس سے پوچھا۔ کیا اُس کے پاس پولیس کے سپاہی ہیں ابابوہ نے کہا۔ نہیں۔ انتہے ٭

کتبہ العبد المذنب النوری التوکلی تلمیذا لمصنف

۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ